1

اکائی ا۔

فتح اندلس اسلام سے پہلے

اکائی کے اجزاء

1-1 مقصد

1-2 تمہید

1-3 اندلس کی وجہ تسمیہ

1-4 اندلس کا جغرافیہ

1-5 صوبوں اور ولایتوں کی تفصیل

1-6 اندلس میں فونیشیا کی تفصیل

1-7 اندلس میں رومیوں کی حکومت

1-8 اندلس میں گاتھ کی حکومت

1-9 اہل اندلس کی تمدنی حالت

1-10 گاتھ حکومت کا خاتمہ

1-11 لرزیق کی تخت نشینی

1-12 لرزیق کی حکومت کا زوال

1-13 خلاصہ

1-14 نمونے کے امتحانی سوالات

1-15 فرہنگ

1-16 مطالعہ کے لئے معاون کتابیں

اکائی ا۔ فتح اندلس اسلام سے پہلے

1.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ اندلس کی وجہ تسمیہ، اندلس کا محل وقوع وجغرافیہ اور فتح اسلامی سے پہلے اندلس کے سیاسی واقتصادی حالات اور باشندگان اندلس سے متعلق معلومات حاصل کرسکیں گے۔

1.2 تمہید

اس اکائی میں اندلس کے قدیم ناموں کے ساتھ اندلس کی وجہ تسمیہ بیان کی جائے گی، نیز یہ بھی بتلایا جائیگا کہ یہ ملک یورپ کے کس خطہ میں ہے اور براعظم افریقہ سے کس قدر قریب ہے۔ اس کے علاوہ اندلس کی جغرافیائی ہیئت اور خصوصیات کے ساتھ فتح اسلامی سے قبل اندلس کے سیاسی وتمدنی حالات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

1.3 اندلس کی وجہ تسمیہ

عربوں نے اسپین سے متعلق اپنے تمام مفتوحہ علاقوں کو اندلس کے نام سے کیوں موسوم کیا؟ یہ اہل تاریخ کے درمیان زیر بحث رہا۔ اس علاقہ پر یونانیوں نے پانچویں صدی قبل مسیح جب حکومت کی تو اسے ''ایبریا'' کا نام دیا، پھر جب رومیوں نے تیسری صدی عیسوی کے شروع میں اس پر قبضہ کیا تو اس کا ''ہسپانیا'' نام رکھا۔ پانچویں صدی عیسوی میں اسپین کو جرمنی کی ایک قوم فندلس (vandales) نے فتح کیا اس کے بعد سے یہ خطہ کبھی واندال، کبھی واندالوسیا اور کبھی اندالس کے نام سے یاد کیا جاتا رہا۔ عربوں نے سب سے پہلے جنوبی اسپین میں اپنے قدم جمائے جہاں اس قوم کا اثر زیادہ رہ چکا تھا اس لئے وہ اپنے مخصوص عربی لہجہ میں اندلسیہ اور پھر اندلس کہنے لگے، اور فتوحات میں وسعت کے بعد بھی مسلمانوں کے تمام

مقبوضہ اسپینی علاقوں کو اسی نام سے پکارا جانے لگا۔

1.4 اندلس کا جغرافیہ

اندلس یورپ کا جنوبی مغربی وہ جزیرہ نما علاقہ ہے جس کے مشرق میں بحرابیض متوسط ہے اور مغرب میں بحراٹلانٹک ،شمال میں خلیج بسکائی اور جنوب میں آبنائے جبل طارق ہے جو براعظم افریقہ سے الگ کرتا ہے،اورشمال مشرق میں جبل برانس اسے فرانس سے الگ کرتا ہے۔

اندلس کی مٹی زرخیز ہے جہاں ہری بھری وادیاں ہیں، یہاں پر تین کوہستانی سلسلے ہیں جو جزیرہ نما کو ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک قطع کرتے ہیں،اندلس کی سرزمین مختلف دریاؤں سے بھی مالا مال ہے جن میں سب سے بڑا دریا الوادی الکبیر ہے جسے نہر اعظم اور نہر قرطبہ بھی کہتے ہیں اس کا قدیم نام نہر بیطی ہے یہ دریا چار سو میل لمبا ہے اور جزیرہ نما کے سب سے زیادہ خوش حال علاقے بتیقہ کا دریا ہے۔

آج کل کی طرح اس زمانے کے اسپین میں بھی بارانی اور آب پاش شدہ اراضی میں فرق موجود تھا، بارانی اراضی اناج کی کاشت کے لئے مخصوص تھی۔ملک کے وسیع خطے زیتون کے درختوں سے ڈھکے ہوتے تھے اور روغن زیتون کی صنعت کی یہاں ہمیشہ گرم بازاری رہی۔دوسری بارانی فصلوں کی طرح انگور کی کاشت بھی بظاہر وسیع پیانے پر ہوتی تھی، کشمش،سیب ،ناشپاتی، بادام،انار اور سب سے بڑھ کر انجیر کی بہت سی اقسام موجود تھیں۔

اندلس کی سطح زمین کے نیچے کی پرت بیش بہا معدنیات سے مالا ل ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش قدیم ترین زمانے ہی سے جاری ہے۔

1.5 صوبوں اور ولایتوں کی تفصیل

اس جزیرہ نما کے مشہور صوبوں اور ولایتوں کی تفصیل اس طرح ہے:

گوشۂ جنوب ومغرب میں پرتغال، شمال ومغرب میں جلیقیہ کا صوبہ ہے۔شمال میں استوریہ،قسطلہ ، ارغوان کے

صوبے ہیں، شمال و مشرق میں قطلونیہ، مشرق میں اندلوسیہ کے صوبے ہیں، طیطلہ اندلس کے وسط میں ہے۔قرطبہ اور غرناطہ جیسے مشہور شہر صوبہ اندلسیہ یعنی جزیرہ نما کے جنوبی حصہ میں واقع ہیں، اشبیلیہ بھی جنوبی و مغربی علاقہ میں مشہور تھا۔اس جزیرہ نما کا سب سے زیادہ زرخیز و آباد اور قیمتی علاقہ جنوبی حصہ یعنی صوبہ اندلسیہ ہے اور یہی جنوبی حصہ زیادہ عرصہ تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔

1.6 اندلس میں فونیشیا کی حکومت

فونیشیا یا کنعان اس ملک کا نام ہے جو ملک شام کا مغربی حصہ کہلاتا ہے اور بحرروم کا مشرقی ساحل ہے۔حصرت موسی علیہ السلام سے کئی سو سال بیشتر اس علاقے میں ایک بڑی زبردست اور تجارت پیشہ قوم رہتی تھی جو مورخین کے نزدیک اہل فونیشیا کہلاتی ہے۔اس قوم کی تجارت جہازوں کے ذریعہ ہندوستان وچین اور انگلستان تک پھیلی ہوئی تھی۔بحرروم کے شمالی اور جنوبی بندرگاہوں پر انہیں کا قبضہ تھا، انہوں نے جابجا اپنی نوآبادیاں قائم کر لی تھیں انہیں نوآبادیوں میں شمالی افریقہ (ٹیونس) کا شہر قرطاجنہ ان کا آباد کیا ہوا تھا۔انہیں آبادیوں میں ملک اندلس کے ساحلی مقامات پر ان کے آباد کئے ہوئے شہر و قصبے اور بندرگاہ تھے، رفتہ رفتہ اندلس ان کی سلطنت کا ایک صوبہ بن گیا۔

پھر بعد میں جب اہل فونیشیا کی حکومت زوال پذیر ہوئی تو انہیں کے بعض افراد نے قرطاجنہ یعنی ٹیونس میں ایک زبردست سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اندلس بھی اسی سلطنت کا ایک صوبہ بن گیا۔

1.7 اندلس میں رومیوں کی حکومت

جب اٹلی کے شہر روم رومۃ الکبری کی سلطنت قائم ہوئی تو اہل قرطاجنہ اور اہل روم کی معرکہ آرئیوں کا سلسلہ جاری ہوا، آخر رومیوں نے سلطنت قرطاجنہ کو برباد کر دیا اور اندلس میں رومیوں کی حکومت قائم ہوئی۔رومیوں نے پانچ سو سال تک اندلس میں حکومت کی۔شہر روم سے اندلس کا حاکم بطور وائسرائے مقرر ہو کر آتا تھا اور سالانہ خراج اس ملک سے وصول کر کے درالسلطنت روم میں بھیجتا تھا۔

1.8 اندلس میں گاتھ کی حکومت

سلطنت روم پر عیسائی مذہب قبول کر لینے کے بعد 40ء کے قریب قوم گاتھ نے جو مغلوں سے مشابہ تھی وسطی ومشرقی یورپ سے خروج کر کے حملے شروع کر دیئے، رومیوں کی عیش پرستی قوم گاتھ کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس گروہ نے رومی سلطنت کے چول ڈھیلے کر دیئے۔ انھیں ایام میں رومی سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ایک کا دارالسلطنت تو شہر روم ہی رہا دوسری مشرقی سلطنت کا دارالحکومت قسطنطنیہ مقرر ہوا۔ گاتھ قوم نے عیسائی مذھب قبول کرلیا پھر فرانس کی جانب سے کوہ برطات کو عبور کر کے جزیرہ نما اندلس پر قبضہ کیا۔ گاتھوں کے ایک حصے نے مشرق میں اپنی حکومت قائم کی اور ایک حصہ کی حکومت مغرب میں اندلس کے اندر قائم ہوگئی۔

مغربی گاتھ کو چونکہ حکومت اور مذھب ساتھ ہی ساتھ ملے تھے اس لئے انہوں نے عیسائی مذھب قبول کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو روم کے مذہبی پیشوا کا ماتحت ومحکوم نہیں رکھا، بلکہ اندلس کے عیسائی پوپ روم کی سیادت سے آزاد اور اپنے مذہبی معاملات میں خود مختار رہے۔ حکومت گاتھ اندلس میں 500ء کے قریب مکمل طور پر قائم ہوئی تھی، دو سو سال تک یہ حکومت اندلس میں قائم رہی۔

1.9 اہل اندلس کی تمدنی حالت

اہل فونیشیا اور قرطاجنہ دونوں آتش پرست اور ستارہ پرست تھے، دونوں میں عیش وراحت، ظاہری زیب وزینت موجود تھا، لہذا اہل اندلس اپنے حکمرانوں سے متاثر ہوئے اور یہ چیزیں ان میں موجود ہوگئیں، اس کے بعد رومیوں کی حکومت میں عیش وطرب کے رواج نے خوب ترقی کی۔ گاتھ حکومت اگر چہ خود اپنے ساتھ سپاہیانہ اور جنگ جویانہ خصائل لائی تھی لیکن اہل ملک کے اثر نے حاکموں کو جلد ہی اپنے رنگ میں تبدیل کرلیا، چونکہ گاتھ خود اپنا کوئی تمدن، اخلاق اور اعلی معاشرت نہ رکھتے تھے لہذا وہ جب اہل اندلس سے متاثر ہوئے تو عیش ونشاط سے بھی بے بہرہ نہ رہے، بہر حال اندلس بہت سی تہذیبوں کا مجموعہ تھا، ساتھ ہی ساتھ وہ ہر قسم کی ترقیات اور اس زمانے کے علوم سے بے بہرہ نہ تھا، عیسائی مذہب کے رواج اور نشو نما

نے بھی اپنا کافی اثر اس ملک پر ڈالا تھا۔

1.10 گاتھ حکومت کا خاتمہ

گاتھ سلطنت میں امتداد زمانہ کے ساتھ ہی ساتھ مذہبیت ترقی کرتی گئی۔ وہاں علاحدہ مذہبی مرکز یعنی چرچ قائم تھا، حکومت کے اندر تنگی اور تعصب خوب داخل ہوگئے تھے، جس کی وجہ سے اندلس کے یہودیوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ یہودیوں کو عیسائی اپنا غلام سمجھتے تھے، ان کی جائدادیں زبردستی چھین لیجاتی تھیں۔ عیسائی عام طور پر عیش پسند اور تن آسان تھے مگر یہودیوں میں جفاکشی موجود تھی۔ پادریوں کا حکومت میں اثر ونفوذ اس قدر زیادہ ہوگیا تھا کہ بادشاہ ان کے خلاف کوئی کام کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا، بڑی بڑی جاگیریں اور زرخیز علاقے پادریوں کے قبضے میں تھے لیکن کسی کو مجال نہ تھی کہ ان کے مذہبی اقتدار کا مقابلہ کرسکے۔ گاتھ سلطنت کا دارالحکومت طلیطلہ تھا، طلیطلہ میں اسقف اعظم جو چرچ ہسپانیہ کا صدر اعظم تھا رہتا تھا۔ اسقف اعظم کے حقوق میں یہاں تک ترقی ہوچکی تھی کہ وہ بادشاہ کی معزولی کا فرمان بھی صادر کرسکتا تھا۔

1.11 لرزیق کی تخت نشینی

ساتویں صدی عیسوی کے آخری عشرہ میں گاتھ سلطنت اپنے عروج کمال کو پہونچ چکی تھی، تمام بحر روم پر ان کی سیادت مسلم تھی، جزیرہ نمائے اندلس کے سوا بحر روم کے اکثر جزائر بھی انہیں کے زیر اقتدار تھے۔ بحر روم کے مشرق ساحل پر رومی حکومت بڑے شان وشوکت کے ساتھ قائم تھی۔ جس زمانہ میں مسلمانوں نے رومیوں کو ملک شام وفلسطین ومصر سے خارج کردیا تھا اس زمانے میں گاتھ قوم کا بادشاہ وٹیزا طلیطلہ میں برسر حکومت تھا۔

وٹیزا نے جب یہ دیکھا کہ پادریوں نے حکومت کے امور میں حد درجہ مداخلت کرتے ہوئے یہودیوں پر ظلم وزیادتی روا رکھی ہے تو اس نے پادریوں کے اقتدار کو توڑنے کی کوشش کی۔ پادریوں کو یہ محسوس ہوگیا تو وٹیزا پر یہ الزام لگایا کہ وہ یہودیوں کا خیر خواہ ہے، ان کی یہ سازش بہت جلد کامیاب ہوگئی، اور انہوں نے وٹیزا کو معزول کرکے ایک فوجی سردار لرزیق نامی کو جو شاہی خاندان سے تھا، تخت نشین کیا، اس طرح گاتھوں کی حکومت کا خاتمہ ہوکر لرزیق کی حکومت آٹھویں صدی عیسوی

کے شروع میں قائم ہوئی۔ لرزیق ایک کارآزمودہ سپہ سالار اور تجربہ کار شخص تھا، لرزیق تخت نشین ہوکر نہایت اطمینان اور پوری طاقت کے ساتھ حکومت شروع کی اور پادریوں کے اقتدار میں کسی قسم کا فرق نہ آنے دیا۔

1.12 لرزیق کی حکومت کا زوال

افریقہ کے شمالی ساحل پر قلعہ سبطہ ابھی تک عیسائیوں کے قبضہ میں تھا، اس قلعہ کا قلعہ دار ایک شخص کونٹ جولین نامی تھا۔ جولین ایک یونانی سردار تھا اور قیصر قسطنطنیہ کی طرف سے مامور تھا، قیصر کے تمام مقبوضات افریقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ چکے تھے صرف یہی ایک قلعہ باقی تھا جو صلح کے ذریعہ جولین کے قبضہ میں تھا۔ جولین نے اندلس کو عیسائی سلطنت سے قیصر قسطنطنیہ کے خواہش کے مطابق اپنے تعلقات قائم کر لئے تھے، اس طرح کونٹ جولین حکومت اندلس کے گورنروں میں خیال کیا جاتا تھا، اندلس کے آخری گاتھ فرمانروا وٹیزا نے اپنی بیٹی کی شادی جولین سے کر دی تھی۔

جولین کی ایک بیٹی فلورنڈا نامی تھی جو وٹیزا کی نواسی تھی۔ گاتھ حکومت کے زمانہ میں یہ دستور تھا امیروں، گورنروں، سپہ سالاروں کے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں بادشاہ کے پاس بطور پیش خدمت رہتے تھے آداب دربار سیکھتے، بادشاہ بھی مثل اپنے اولاد کے ان کے رنج و راحت کا خیال رکھتا، وہ جوان ہوکر اپنے والدین کے پاس چلے جاتے، اسی رسم قدیم کے مطابق جولین کی بیٹی فلورنڈا ابھی بادشاہ لرزیق کے محلات میں موجود تھی، یہ جوان ہوگئی تھی اب اس کو اس کے والدین کے پاس ہونا چاہئیے تھا، مگر اندلس کے بادشاہ لرزیق نے بوڑھا ہونے کے باوجود اس لڑکی کی جبریہ عصمت دری کی۔ لڑکی بمشکل اپنی اس بے عزتی کی اطلاع اپنے باپ کو دیدی۔

یہ خبر سن کر جولین مشتعل ہوگیا اور گاتھ قوم کو بھی اس خاندان کی بے حرمتی گراں محسوس ہوئی۔ جولین نے اپنی ناراضگی کو چھپاتے ہوئے شاہی دربار میں حاضر ہوکر اپنی بیوی یعنی فلورنڈا کی ماں کی علالت اور بیٹی کے دیکھنے کی آخری خواہش کا بہانہ بنا کر لرزیق سے بیٹی لے جانے کی خواہش ظاہر کی، لرزیق اس کی مخالفت نہ کر سکا پھر جولین اپنی بیٹی کو لیکر سبطہ میں آ گیا، قدیم شاہی خاندان کے حامیوں میں سے اشبیلیہ کا اسقف بھی جولین کے پاس آیا اور لرزیق کی حکومت کو درہم برہم کرنے کی

تدابیر سوچنے میں یہ دونوں مصروف ہوگئے۔

1.13 خلاصہ

اندلس کا ملک مختلف تاریخی ادوار میں الگ الگ ناموں سے موسوم رہا کبھی'' ایبیریا'' تو کبھی ''ہسپانیا'' تو کبھی اندلس عربوں، کے دورحکومت میں اندلس کے نام سے مشہور ہوا۔

اندلس براعظم یورپ کا جنوب مغرب میں واقع وہ جزیرہ نما ملک ہے جس کو تین طرف سے سمندروں نے گھیر رکھا ہے اور ایک طرف سے خشکی کا راستہ اسے بقیہ ملکوں سے جوڑتا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی زرخیز مختلف دریاؤں اور نہروں سے بھرا سرسبز و شاداب ملک ہے جس کی آب وہوا معتدل ہے۔

فتح اسلامی سے پہلے اس ملک پر مختلف قوموں نے حکومتیں کیں، چنانچہ قبل مسیح اہل فونیشیا نے اس علاقے پر زبردست حکومت کی، پھر رومیوں نے ان سے معرکہ آرائی کر کے اسے رومی سلطنت کا حصہ بنالیا۔ اس کے بعد جرمنی کی ایک قوم گاتھ نے رومیوں کو شکست دے کر اندلس کے علاقے پر قبضہ کرلیا اور آہستہ آہستہ اندلس پر اپنی حکومت قائم کر لی اور یہ حکومت مکمل طور پر پانچویں صدی عیسوی میں قائم ہوئی۔

گاتھ حکومت کے زمانے میں پادریوں کا اثر ونفوذ حکومت میں بہت زیادہ ہوگیا، حتی کہ بادشاہوں کو بھی ان کی مخالفت کی جرأت نہ تھی، لیکن ان کے آخری شہنشاہ وئیزا کو پادریوں کی مداخلت اور یہودیوں پر ظلم وزیادتی اچھی نہیں لگی، اس کے اس مزاج کو پادری محسوس کر لئے اس لئے انھوں نے اسے معزول کر دیا اور ایک فوجی سپہ سالار لرزیق کو جو گاتھ خاندان ہی سے تھا تخت نشین بنادیا۔

لرزیق نے اپنے شاہی محلات میں تربیت پانے والوں میں سے وئیزا کی نواسی کے ساتھ جنسی زیادتی کردی، یہ بات اس کے والد کو معلوم ہوگئی پھر خاندان میں بھی اس کی بھنک لگ گئی، اس طرح گاتھ خاندان لرزیق کا مخالف بن گیا، اور اس کی حکومت کے خاتمہ کا ماحول بننے لگا۔

1.14 نمونے کے امتحانی سوالات

ا۔ اندلس کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ بیان کیجئے ؟

۲۔اندلس کا جغرافیہ اور اس کی خصوصیات تحریر کیجئے ؟

۳۔فتح اسلامی سے پہلے اندلس کی حکومتوں پر روشنی ڈالئے ؟

۴۔اندلس کی تمدنی حالت پر روشنی ڈالئے ؟

1-15 فرہنگ

لفظ	معانی
جبل طارق	اسی راستے سے طارق بن زیاد افریقہ سے اندلس پہونچے اس لئے انھیں کے نام سے موسوم ہوا۔
الوادی الکبیر	اندلس کا سب سے بڑا دریا
گاتھ	جرمنی کی لڑاکو قوم کا نام ہے
لرزیق	فتح اسلامی کے وقت اندلس کا آخری بادشاہ

1-16 مطالعہ کے لئے معاون کتابیں

ا۔تاریخ الأدب الأندلسی	ڈاکٹر محمد زکریا عنانی
۲۔الأدب العربی فی الأندلس	عبدالعزیز محمد عیسی
۳۔تاریخ اسلام	اکبر شاہ خاں نجیب آباد